سورة آل عمران

آيات ١٥٥ - ١٥٣

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّا
بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ط وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
١٥٣ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ لا وَطَآئِفَةٌ
قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا
مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ
لَكَ ط يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ
بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ج وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ
صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ١٥٤ اِنَّ
الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ لا اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا
كَسَبُوْا ج وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ١٥٥ ع

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
❶
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
❷
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
❸
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
❹
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
❺
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
❻
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّ الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ

اِذْ تُصْعِدُوْنَ - جب تم چڑھے جاتے تھے (ص ع د)

أصْعَدَ يُصْعِدُ ، إصْعَادًا - بلندی پر چڑھنا، دور بھاگنا (IV)

اردو میں: صعودی (ونزولی ترتیب)

وَلَا تَلْوٗنَ - اور نہ مڑ کر دیکھتے تھے (ل و ي)

لَوَى يَلْوِي ، لَيًّا - (رسّی کا بٹنا)، کسی چیز کو مروڑنا، گھمانا، پیچھے مڑ کر دیکھنا

عَلٰٓى اَحَدٍ - کسی ایک کو

وَّ الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ - اور رسول ﷺ بلاتے تھے تم کو

فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ - تمہارے پیچھے سے

أُخْرَىٰ - آخَر کی مؤنث (پچھلی جماعت)

فَاَثَابَكُمْ - تو اس نے بدلے میں دیا تم کو (ث و ب)

أَثَابَ يُثِيْبُ ، إِثَابَةً - پہنچانا (IV)

عمل کی جزاء دینا خواہ وہ انعام ہو یا سزا

غَمًّاۢ بِغَمٍّ - غم پر غم

لِّكَيۡلَا تَحۡزَنُوۡا عَلٰى مَا فَاتَكُمۡ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾

لِّكَيۡلَا - تاکہ نہ

لِ - كَي - لَا

لِ۔حرف جار کَي۔تاکہ (حرِف تعلیل)،لَا : حرفِ نفی

تَحۡزَنُوۡا۔ تم غم کرو

عَلٰى مَا - اس پر جو

فَاتَكُمۡ ۔نکل گیا تم سے

فَاتَ يَفُوتُ ، فَوْتًا گذر جانا، چھن جانا، دور ہونا، فوت ہو جانا

اردو میں : فوت، تفاوت، مافات

وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمۡ ۔اور نہ اس پر جو آ لگا تم کو

وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ ۔ اور اللہ باخبر ہے

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ - اس سے جو تم کرتے ہو

اِذۡ تُصۡعِدُوۡنَ وَ لَا تَلۡوٗنَ عَلٰۤی اَحَدٍ وَّ الرَّسُوۡلُ یَدۡعُوۡکُمۡ فِیۡۤ اُخۡرٰىکُمۡ فَاَثَابَکُمۡ غَمًّۢا
بِغَمٍّ لِّکَیۡلَا تَحۡزَنُوۡا عَلٰی مَا فَاتَکُمۡ وَ لَا مَاۤ اَصَابَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾

یاد کرو جب تم بھاگے چلے جا رہے تھے، کسی کی طرف پلٹ کر دیکھنے تک کا ہوش تمہیں نہ تھا، اور رسولؐ تمہارے پیچھے تم کو پکار رہا تھا اُس وقت تمہاری اس روش کا بدلہ اللہ نے تمہیں یہ دیا کہ تم کو رنج پر رنج دیے تاکہ آئندہ کے لیے تمہیں یہ سبق ملے کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ سے جائے یا جو مصیبت تم پر نازل ہو اس پر ملول نہ ہو اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے

Behold! ye were climbing up the high ground, without even casting a side glance at any one, and the Messenger in your rear was calling you back. There did Allah give you one distress after another by way of requital, to teach you not to grieve for (the booty) that had escaped you and for (the ill) that had befallen you. For Allah is well aware of all that ye do.

محمد اقبال

إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ

غزوہ احد کا تیسرا مرحلہ

- احد میں سرزد ہونے والی کمزوریوں میں ایک اور کمزوری کی نشاندہی کی ہے کہ جب لشکر کی اکثریت رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر میدانِ جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی (صرف ۱۴ اصحابہ آپؐ کے ساتھ رہ گئے)
- قرآن مجید کے الفاظ میں (ترجمہ) "جب تم (سراسیمگی کے عالم میں) بھاگے چلے جارہے تھے اور کسی کو مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے حالانکہ رسول تمہارے پیچھے سے تم کو پکار رہے تھے....."
- مسلمانوں پر جب اچانک دو طرف سے بیک وقت حملہ ہوا اور ان کی صفحوں میں ابتری پھیل گئ تو کچھ لوگ مدینہ کی طرف بھاگ نکلے اور کچھ احد پر چڑھ گئے، لیکن آپؐ ایک انچ اپنی جگہ سے نہ ہٹے
- آپ ﷺ نے نہایت پامردی، استقلال اور شجاعت کا ثبوت دیتے ہوئے ایک جگہ ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کیا اور مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔ باربار آپؐ پکارتے رہے: "اِلَيَّ عِبادَ الله ، اِلَيَّ عِبادَ الله ، اللہ کے بندو میری طرف آؤ، اللہ کے بندوں میری طرف آؤ"
- میدان سے جانے والے آپؐ کی آواز پر نہ پلٹے، اس پر مستزاد یہ کہ جب مصعبؓ بن عمیر شہید ہوئے تو یہ خبر پھیل گئ کہ آپ ﷺ شہید ہوگئے ہیں، کئ صحابہ نے تو ہتھیار پھینک دیئے اس سے دشمن مزید شہ پاکر مزید جوش اور قوت سے حملہ آور ہوئے جس سے مسلمانوں کو شدید جانی نقصان اٹھانا پڑا

فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

- میدانِ جنگ میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو ناقدری ہوئی کوئی ایسی غلطی نہ تھی جس کی تصحیح نہ کی جاتی
- سابقہ آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا کہ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ یعنی اللہ نے تمہاری فلاں فلاں غلطیوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے تمہیں پسپا کردیا تاکہ تمہیں ابتلاء میں ڈالے
- اور یہ اللہ نے غم کے بعد غم دیکر مسلمانوں کو اس ابتلاء سے گذارا۔ (یہ ہزیمت کا غم، آپ ﷺ کے شہید ہونے کی خبر کا، اپنے عزیزوں کے شہید اور مجروح ہونے کا، دشمن کا مدینے میں گھس آنے کے خوف کا غم)
- اور یہ ابتلا میں ڈالنا اس لیے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو غلطی پر سزا دینے کے بجائے یہ پسند فرمایا کہ تمہیں معاف کرے اور تم پر اپنا فضل فرمائے (اور تمہارے اندر سے یہ کمزوریاں دور کردے)
- ابتلاء سے ہمیشہ مقصود یہ ہوتا ہے کہ جن کمزوریوں کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی ہے آئندہ یہ کمزوریاں باقی نہ رہیں اور نہ دوبارہ پیدا ہو سکیں، اسی لیے فرمایا: لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَافَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ...
- یہ کمزوریاں مسلمانوں سے دور کرنا ضروری تھیں کہ یہ وہ گروہ تھا جس نے دنیا میں انقلاب برپا کرنا تھا، دشمنوں میں رہ کر ان کی اصلاح کا کام کرنا تھا، جہاد و قتال زندگی بھر کرنا تھا، طرح طرح کے دشمنوں سے واسطہ پڑنا تھا، ان بے شمار مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا تھا جو اللہ کے راستے کے سنگ ہائے میل ہیں — اگر ان کمزوریوں کے ساتھ دین کی اقامت کے لیے اٹھوگے تو خطرناک نتائج سے سامنا ہوگا

فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

- اسی لیے انہیں غموں کے اس ہجوم سے گزارا گیا اور کمزوریوں کی نشاندہی کی گئی کہ آئندہ ہر طرح کی صورتحال کا وقار کے ساتھ سامنا کر سکیں اور دوبارہ اسلام کو ایسی خطرناک صورتحال سے دوچار نہ ہونا پڑے
- حوادث اور آزمائشیں ہمیشہ قوموں کی باوقار زندگی کی ضامن بنتی ہیں
- جو قومیں مصائب سے گزرنا نہیں جانتیں اور نامساعد حالات کا سامنا کرنا نہیں جانتیں وہ کبھی مشکل حالات میں اپنے حواس پر قابو نہیں رکھ سکتیں اور جو شخص یا جو قوم اپنے حواس پر قابو نہ رکھ سکے اسے خطرناک حالات میں صحیح فیصلے کرنے کی کبھی توفیق نہیں ملتی
- یہی وہ حقیقت ہے جو اس آیت کریمہ میں سامنے لائی گئی ہے

ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغۡشٰى طَآئِفَةً مِّنۡكُمۡ‌ۙ وَ طَآئِفَةٌ قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ يَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ

ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ - پھر اس نے اتارا تم پر

مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ - اس بے چینی کے بعد

اَمَنَةً -ایک اطمینان

نُّعَاسًا يَّغۡشٰى - (جو) ایک ایسی اونگھ تھی جو چھا گئی

طَآئِفَةً مِّنۡكُمۡ -ایک گروہ پر تم میں سے

وَ طَآئِفَةٌ - اور ایک (دوسرا) گروہ تھا

قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ - اہم ہو گئیں تھیں جن کو

اَنۡفُسُهُمۡ - اپنی جانیں

نُّعَاس - اونگھ ، ہلکی نیند

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

اور وہ وقت جبکہ اللہ اپنی طرف سے غنودگی کی شکل میں تم پر اطمینان و بے خوفی کی کیفیت طاری کر رہا تھا......

أَهَمَّ يُهِمُّ ، إِهْمَامًا - اہم ہونا، اہمیت ہونا (IV)

اردو میں : ہمت، مہم، اہم، اہمیت، اہتمام، مہتمم

غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ - وہ گمان کرتے تھے اللہ سے

غَيْرَ الْحَقِّ - حق کے بغیر

ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ - جاہلیت (غلط سوچ) کا گمان

يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا - وہ کہتے تھے کیا ہمارے لیے ہے

مِنَ الْاَمْرِ - اس فیصلے میں سے

مِنْ شَیْءٍ - کوئی بھی چیز

قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ - آپ ﷺ کہ دیجیئے بے شک فیصلہ

كُلَّهٗ لِلّٰهِ - کل کا کل اللہ کے لیے ہے

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ - وہ چھپاتے ہیں اپنے جی میں

مَّا لَا يُبۡدُوۡنَ لَكَ ؕ يَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ كَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ مَّا قُتِلۡنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ لَبَرَزَ الَّذِيۡنَ

أَبْدَى يُبْدِي ، إِبْدَاءً

ظاہر کرنا (IV)

مَّا لَا يُبۡدُوۡنَ لَكَ - اس کو جو وہ نہیں ظاہر کرتے آپ کے لیے

يَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ كَانَ - وہ کہتے ہیں اگر ہوتا

لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ - ہمارے لیے اس فیصلے میں سے کچھ

مَّا قُتِلۡنَا هٰهُنَا - تو ہم قتل نہ کیے جاتے یہاں

قُلْ لَّوۡ كُنۡتُمۡ - آپ ؐ کہ دیجئے اگر تم ہوتے

فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ - اپنے گھروں میں

لَبَرَزَ الَّذِيۡنَ - تو ضرور نکلتے وہ لوگ

(ب ر ز)

بَرَزَ يَبْرُزُ ، بُرُوْزًا - ظاہر ہونا، نکلنا، سامنے آنا

تَبَرَّزَ - قضائے حاجت کے لیے نکلنا

اردو میں : مبارزت، مبارز، (بول و) براز

كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقَتۡلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمۡ ۚ وَلِيَبۡتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۵۴﴾

كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقَتۡلُ - لکھا گیا جن پر قتل کیا جانا

اِلٰى مَضَاجِعِهِمۡ - اپنی قتل گاہ کی طرف

وَلِيَبۡتَلِىَ اللّٰهُ - اور تاکہ آزمائش میں ڈالے اللہ

مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ - اس کو جو تمہارے سینوں میں ہے

وَلِيُمَحِّصَ - اور تاکہ صاف کردے

مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ - اس کو جو تمہارے دلوں میں ہے

وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ - اور اللہ خوب جاننے والا ہے

بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ - سینوں والی (بات) کو

(ض ج ع)

ضَجَعَ يَضۡجَعُ ، ضَجۡعًا - پہلو پر لیٹنا

مَضَاجِع - مَضۡجَعٌ کی جمع

لیٹنے کی جگہ - قتل گاہ

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ طَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ
يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ
لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ
كُنْتُمْ فِیْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِيَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ
لِيُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٥٤﴾

After (the excitement) of the distress, He sent down calm on a band of you overcome with slumber, while another band was stirred to anxiety by their own feelings, Moved by wrong suspicions of Allah-suspicions due to ignorance. They said: "What affair is this of ours?" Say thou: "Indeed, this affair is wholly Allah's." They hide in their minds what they dare not reveal to thee. They say (to themselves): "If we had had anything to do with this affair, We should not have been in the slaughter here." Say: "Even if you had remained in your homes, those for whom death was decreed would certainly have gone forth to the place of their death"; but (all this was) that Allah might test what is in your breasts and purge what is in your hearts. For Allah knoweth well the secrets of your hearts.

اس غم کے بعد پھر اللہ نے تم میں سے کچھ لوگوں پر ایسی اطمینان کی سی حالت طاری کر دی کہ وہ اونگھنے لگے مگر ایک دوسرا گروہ، جس کے لیے ساری اہمیت بس اپنے مفاد ہی کی تھی، اللہ کے متعلق طرح طرح کے جاہلانہ گمان کرنے لگا جو سراسر خلاف حق تھے یہ لوگ اب کہتے ہیں کہ، "اس کام کے چلانے میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے؟" ان سے کہو " (کسی کا کوئی حصہ نہیں) اِس کام کے سارے اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں" دراصل یہ لوگ اپنے دلوں میں جو بات چھپائے ہوئے ہیں اُسے تم پر ظاہر نہیں کرتے ان کا اصل مطلب یہ ہے کہ، "اگر (قیادت کے) اختیارات میں ہمارا کچھ حصہ ہوتا تو یہاں ہم نہ مارے جاتے" ان سے کہہ دو کہ، "اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن لوگوں کی موت لکھی ہوئی تھی وہ خود اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے" اور یہ معاملہ جو پیش آیا، یہ تو اس لیے تھا کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں پوشیدہ ہے اللہ اُسے آزما لے اور جو کھوٹ تمہارے دلوں میں ہے اُسے چھانٹ دے، اللہ دلوں کا حال خوب جانتا ہے

محمد اقبال

ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغۡشٰى طَآئِفَةً مِّنۡكُمۡ‌ ۙ وَ طَآئِفَةٌ قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ يَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ غَيۡرَ الۡحَـقِّ ظَنَّ الۡجَـاهِلِيَّةِ

رحمت کا نزول - سکون خاطر کی حیران کن مثال

- افرا تفری کی اس کیفیت کے بعد جب مسلمانوں کو احساس ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ زندہ ہیں اور ان کے ارد گرد شدید لڑائی ہو رہی ہے تو مسلمان پھر سنبھلے اور آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے
- اللہ نے اس موقع پر مسلمانوں پر امن سکون نازل فرمایا جس سے ہزیمت کا خوف جاتا رہا اور اہل ایمان پر ایک عجیب سکون طاری ہو گیا جو نیند کی سی کیفیت جیسی تھی (ایسی ہی صورت بدر میں پیش آئی)
- انسان پر اگر خوف و دہشت طاری ہو، دشمن کا رعب اور خوف ہو تو ذہن پریشان اور دماغ منتشر ہوتا ہے پھر ایسے انسان کے لیے عزم و حوصلہ اور استقلال و عزیمت کے ساتھ کوئی کام کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کیفیت کو مسلمانوں سے دور کر دیا
- منافقین کی ایک بڑی تعداد تو ابن ابی کے ساتھ راستہ سے ہی لوٹ گئی تھی۔ لیکن ایک مختصر سی جماعت ساتھ بھی تھی، دوسرے گروہ سے مراد یہی لوگ ہیں جو امن اور سکون کی اس حالت سے محرام رہے اور انہیں ہر دم اپنی جان اور مال کی فکر لگی رہی۔ وہ یہ گمان کر رہے تھے کہ دین اسلام اور اس کے حاملین بس اب تباہ و برباد ہو گئے۔ اب مسلمانوں کی کبھی مدد نہیں ہوگی اور نہ ہی یہ دعوت حق پروان چڑھے گی وغیرہ وغیرہ

يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ .... يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ

اجتماعی فیصلوں پر عدم اعتماد اور عدم اطمینان

- لڑائی سے پہلے آپ ﷺ نے لڑائی کے بارے میں لوگوں سے مشاورت کی تھی اور اکثر لوگ یہ جنگ مدینہ سے باہر جاکر لڑے کے حق میں تھے اور پورے جوش وجذبے سے اس کے حق میں دلائیل دیئے اگرچہ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ یہ جنگ مدینہ کے اندر رہ کر لڑی جائے
- منافقین میں سے عبداللہ بن اُبی کی بھی یہی رائے تھی
- جب اس کی یہ رائے نہیں مانی گئ تو وہ اپنے ۳۰۰ منافقین کے ساتھ جنگ سے ذرا پہلے الگ ہوگیا کہ جب ہماری بات کی اہمیت ہی نہیں تو ہم جنگ کیوں لڑیں (اسلامی اجتماعیت کے اندر کسی کی بات نہ مانی جانے پر الگ ہونا۔ کس طرزِ عمل کی نشاندہی کرتا ہے ؟)
- جب عبداللہ بن اُبی کو خبر ملی کہ خزرج کے بہت سے لوگ قتل ہوگئے، تو اس نے مسلمانوں میں بد ظنی پھیلانے کے لیے کہا کہ ہماری بات تو چلتی نہیں، اگر محمدؐ نے میری بات مانی ہوتی تو اتنے لوگ قتل نہ ہوتے
- لوگوں کا یہ غلط عقیدہ۔ کہ حق کے راستے پہ چلنے سے میدان جنگ میں شکست نہ ہوگی، ناخوشگوار واقعات نہ ہوں گے پیغمبر مجروح نہ ہوں گے اور اس کے ساتھ شہید نہ ہوں گے
- حق کا ساتھ جنگ کے نتائج سے مشروط نہیں۔ حق، حق ہے چاہے کوئی اس کا ساتھ دے یا نہ دے

قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ

غلط عقائد کی تردید ــ تربیت کا سامان

- منافقین اور وہ تمام کمزور عقیدہ لوگ جو اس جنگ کے نتائج سے حق کو پرکھنے اور پھر اس کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے تھے، ان کے غلط عقیدے کا یہاں جواب دینا ضروری سمجھا گیا
- مسلمانوں کی کامیابی و فتح یا شکست و شہادت، اسلام کے حق ہونے یا باطل ہونے کی علامت نہیں ہے
- بتایا گیا کہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ کسی شخص کو کب مرنا ہے اور کس سرزمین میں اس کی موت آئے گی اس سے اللہ کے سوا کوئی واقف نہیں۔
- جس کی موت یہاں لکھی تھی اگر وہ جنگ میں نہ بھی جاتا تو اس کو وہیں مرنا تھا اس لیے کہ انسان کی موت اور اس کی کیفیت کا سرچشمہ تقدیر الٰہی ہے
- میدان جنگ اور مشکلات کے مقابلے سے فرار، تقدیر میں لکھی گئی موت سے رکاوٹ نہیں بن سکتا
- دین کے راستے میں حوادث، جنگیں، مشکلات، مصیبتیں اور موت، خدا کی طرف سے آزمائش ہیں اور یہ آزمائشیں لوگوں کے باطنی رجحانات کو آشکار کرنے کیلئے ہیں - کہ نکھر کر الگ ہو جائیں وہ لوگ جو اس راستے میں اپنا سب کچھ لٹا دینے والے ہیں اور ان سب آمائشوں پر ثابت قدم رہنے والے ہیں

وَلِيَبۡتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيۡ صُدُوۡرِكُمۡ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيۡ قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۵۴﴾

مصائب و ہموم ذریعہ آزمائش

- اللہ کا اہل ایمان کو سختیوں اور مشکلات میں مبتلا کرنے کا ہدف، ان کی باطنی پاکیزگی اور تعمیر و تربیت ہے
- دلوں کی بات ظاہر ہو جائے عمل کے ذریعے- کھوٹ، ریا اور ملمع کاری واضح ہو جائے، خالص ایمان والے اور دلوں میں نفاق رکھنے والے الگ ہو جائیں - یہ ابتلاء (آزمائش) کا حاصل ہے
- اس شدید آزمائش سے ایمان والے، اللہ اور اس رسول پہ جانیں قربان کرنے والے بھی پہچانے گئے اور خالی زبانی دعووں سے قلعے فتح کرنے والے منافقین بھی واضح ہو گئے
- لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ... ۸/۳۷
- اللہ علیم بذات الصدور ہے اور وہ ہمارے اندرونی خیالات سے بخوبی واقف ہے، اس کو اظہار کی ضرورت نہیں ہے اور نہ جانچ کی۔ صرف مسلمانوں کو آزمائش سے گذارنا اور منافقوں کے حال کو ظاہر کرنا اور ان کے خلاف دلیل قائم کرنا اس کی علت ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ

اِنَّ الَّذِيْنَ - بیشک جن لوگوں نے

(ل ق ي)

تَوَلَّوْا مِنْكُمْ -منہ موڑا تم میں سے

اِلْتَقٰى يَلْتَقِي ، اِلْتِقَاءً (VIII)
مڈ بھیڑ ہونا، آمنے سامنے ہونا

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ -جس دن آمنے سامنے ہوئیں دو جماعتیں

جَمْعَانِ جَمْعٌ کا تثنیہ
دو گروہ، دو جماعتیں

اِنَّمَا -(تو) کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ -پھسلا دیا ان کو شیطان نے

اِسْتَزَلَّ يَسْتَزِلُّ ، اِسْتِزْلَالاً پھسلانا (X)

بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا - بعض اس کے سبب سے جو انہوں نے کمایا

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ - اور یقیناً درگزر کر چکا ہے اللہ ان سے

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ - بیشک اللہ بخشنے والا ہے بردبار ہے

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۙ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ
مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾

تم میں سے جو لوگ مقابلہ کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے اُن کی اِس لغزش کا سبب یہ تھا
کہ ان کی بعض کمزوریوں کی وجہ سے شیطان نے اُن کے قدم ڈگمگا دیے تھے اللہ نے
انہیں معاف کر دیا، اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بردبار ہے

Those of you who turned back on the day the two hosts Met,-it was Satan who caused them to fail, because of some (evil) they had done. But Allah Has blotted out (their fault): For Allah is Oft-Forgiving, Most Forbearing

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ

لغزش کے اسباب و نتائج

- جنگ کی افرا تفری میں اضطراری کیفیت میں جو لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تھے انھیں پہلے مژدہ سنایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی غلطی معاف فرمادی۔ان کی مزید تسکین خاطر کے لیے اسی خوشخبری کو دہرایا جارہا ہے
- یہ بھی بتایا گیا کہ یہ جو ایسا ہوا یہ عمل شیطان کی وسوسہ اندازی سے وجود میں آیا تھا لیکن ان مسلمانوں کو صرف اس پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے کہ ہمیں چونکہ شیطان نے پھسلایا اور ہم پھسل گئے، اس میں اگرچہ قصور ہمارا بھی ہے لیکن زیادہ تر شیطان کا ہے کہ انسانوں کو راہِ راست سے بھٹکانے کا کوئی موقع جانے نہیں دیتا
- اور شیطان کو پھٹکانے کا یہ موقع کب ملتا ہے جب انسان سے کوئی معصیت، کوئی گناہ یا کوئی نافرمانی کا عمل سرزد ہوتا ہے (کہ بعض گناہ، انسان کی گمراہی اور اس کے اندر شیطان کے نفوذ کا پیش خیمہ بنتے ہیں)
- میدان جنگ سے ہٹنے والے صحابہ سے یقیناً اس سے پہلے کوئی ایسی غلطیاں ہوئی ہیں جس سے شیطان کو انھیں بہکانے کا موقعہ ملا ہے۔آئندہ اس سے سبق سیکھنا چاہیے کہ کبھی غفلت میں بھی غلطی ہو جائے تو اس کا تدارک کرنا بہت ضروری ہے فوراً اللہ سے رجوع کیا جائے اس سے استغفار طلب کی جائے
- اللہ تعالیٰ نے اس کا برملا اعلان فرمایا کہ اس لغزش کو اس نے معاف فرمایا ہے اس معاملے میں کسی کو اب ان کے بارے میں بدگمان ہونے اور ان کے متعلق کوئی کلمۂ سو کہنے کا کوئی حق نہیں ہے

اِنَّ الَّذِيۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسۡتَزَلَّهُمُ الشَّيۡطٰنُ بِبَعۡضِ مَا كَسَبُوۡا ۚ وَلَقَدۡ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهُمۡ ؕ

صحابہ کرامؓ سے لغزش کا صدور !

- اس موضوع پر لوگوں میں بہت افراط و تفریط پائی جاتی ہے اور اس پر شدت بھی
- کیا صحابہ کرامؓ سے غلطی کا صدور ممکن ہے؟ قرآن کے اس مقام سے اور دیگر متعدد مقامات سے ثابت ہے کہ ان سے غلطی کا صدور ممکن ہے اور ہوا بھی ہے (احادیث مبارکہ میں بھی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں)
- یہ اس لیے کہ صحابہ کرامؓ معصوم عن الخطانہ تھے – انسانوں میں گناہوں سے پاک صرف انبیاء علیہ السلام
- کیا صحابہ کرامؓ کی غلطیوں کو بیان کرنا جائز نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو قرآن میں بیان فرمایا ہے اور ہم سب قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، مفسرین اور محدثین نے ان پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں اور ان میں سے غلطی کو غلطی کہا ہے صحیح کو صحیح
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں بھی اور بعد میں بھی جب صحابہ کرامؓ نے امور خلافت و سلطنت چلائے ان سے ان غلطیوں کا صدور ممکن تھا اور یہ ہماری تاریخ کا حصہ ہے
- اس سلسلے میں جو چیز صحیح نہیں ہے وہ ان کی غلطیوں کی بنیاد پر ان پر طعن کرنا اور ان کی مذمت کرنا ہے یہ بالاتفاق جائز نہیں ہے